السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اذان کے کلمات میں شہادتیں کے بعد اشھد ان امیر المؤمنین علی ولی اللہ وغیرہ کے کلمات کہنا درست ہے ۔ قرآن وسنت کی رو سے وضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان شعائر اسلام میں سے ہے ان کے الفاظ وہی درست ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔ اذان میں نہ اپنی طرف سے اضافہ جائزا ہے اور نہ کمی ۔ جو شخص اذان میں بعض کلمات کا اضافہ کرتا ہے وہ بدعتی ہے بلکہ لعنت کا موجب ہے ۔ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت اذاب کے بارے میں مروی ہے ۔ اس میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگوں کو نماز کیلئے جمع کرنے کے واسطے ناقس بجانے کا حکم یدا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں ناقوس ہے تو میں نے ان کو کہا ، اے اللہ کے بندے کیا تو ناقس بیچے گا تو اس نے کہا آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے ۔ تو میں نے کہا میں نماز کیلئے اس کے ذریعے لوگوں کو ندا دوں گا ۔ تو اس نے کہا کہ میں تجھے ایسی بات پر راہنمائی کروں جو اس سے بہتر ہے ۔ میں نے کہا کیوں نہیں ۔ تو اسنے کہا کہ تو کہہ :

"اَللہُ اَکبرُ اَللہُ اَکبر اَللہُ اَکبر اَللہُ اَکبر اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اَشھَدُ اَنَّ مُحمدًا رَّسُولُ اللہ اَشھَدُ اَنَّ مُحمدًا رَّسُولُ اللہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الفَلَاح حَیَّ عَلَی الفَلَاح اَللہُ اَکبر اَللہُ اَکبر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ"

صبح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((أن ہذا رؤیا حق إن شاء اللہ))

یقیناً یہ خواب سچا ہے اگر اللہ نے چاہا'' ۔ ''
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : '' بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھا دو تاکہ وہ اذان کہے کیونکہ اس کی آواز تجھ سے بہتر ہے '' ۔ (منتقی لابن جارود (١٥٨) ابوداؤد (٤٩٩) ابن ماجہ (٧٠٦) ترمذی (١٨٩) احمد ٤٣/٤
دارمی ٢١٤/١، ابن حزیمہ ١٩٢، (١٩١، ١٨٩/١) ۔
اسی طرح فجر کی اذان میں " حی علی الفلاح " کے بعد دوبار " الصلوٰة خیر من النوم " کہنا بھی مشروع ہے ۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔

" من السنة إذا قال الموؤذن فی أذان الفجر حی عای الفلاح قال الصلاة خیر من النوم "

(صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰة خیر من النوم کہنا سنت میں سے ہے '' ۔ (ابنِ خزیمہ (٣٨٦) ٢٠٢/١، دار قطنی ٢٤٣/١، بیہقی ٤٢٣/١، ابن منذر ٢١/٣ ''
اور اصول میں یہ بات متحقق ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ من السنة کذا مسند اور مفروع حدیث کے حکم میں ہے ۔ امام نووی نے المجموع ٢٣٢/5 ، ابن ہمام نے '' التحریر '' اور اس کے شارح ابن امیر الحاج نے ٢٢٤/٢ پر جمہور اصولیین و محدثین سے یہی موقف نقل کیا ہے ۔ اسی طرح سیدنا ابو محزورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سکھلائی اور فرمایا صبح کی اذان میں الصلوٰة خیر من النوم الصلوٰة خیر من النوم کہا کرو ۔ یہ حدیث سیدنا ابو محزورہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق کے ساتھ درج ذیل کتب میں مروی ہے مسند احمد ٤٠٨/٣ ، ابوداؤد (٥٠١) نسائی (٧/٢) ، ابن خزیمہ (٣٨٥) دار قطنی ٢٢٤/١، بیہقی ٤٢٢/١، ابن حبان (٢٨٩) تاریخ الکبیر ١٢٣/١ ، عبدالرزاق ٤٧٢/١، حلیہ الاولیاء ٤١٠/٨
(اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ فجر کی پہلی اذان میں الصلوٰة خیر من النوم کہا جاتا ہے ۔ (طحاوی ١٧٣/١ ، بیہقی ٤٢٣/١، التلخیص الجبیر ٢٠١/١
ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اذان میں ترجیع بھی ثابت ہے یعنی شہادتین کے کلمات کو دوبارہ کہنا ۔ پہلی بار آہستہ دوسری بار اس سے اونچی آواز میں ۔ مذکورہ بالا صحیح احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اذان کے مذکورہ کلمات ہی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ۔ ان میں نہ اضافہ جائز ہے اور نہ ہی کمی ۔ اس اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ وغیرہ کے کلمات نہیں ہیں جو لوگ ان کلمات کا اضافہ کرتے ہیں ، وہ احادات فی الدین کے مرتکب ہیں اور بدعتی ہیں ۔ فقہ جعفریہ میں بھی ان کلمات کا اذان میں کہنا ثابت نہیں ہے بلکہ فقہ جعفریہ کی رو سے یہ کلمات اذان میں کہنا گناہ ہے اور کہنے والا لعنت کا مستحق ہے ۔
فقہ جعفریہ کی صحاب اربعہ وغیرہ میں مرقوم اذان اور اہل سنت کی اذان میں فرق صرف یہ ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد فقہ جعفریہ کی طرف سے حی علی خیر العمل دو مرتبہ کہنا ہے ۔ باقی اذان کے الفاظ وہی ہیں جو اہل سنت کی اذان کے ہیں ۔ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب الفقیہ من لایحضرہ افلقیہ ص١٨٨/١ پر ابن بابویہ قمی نے اذان کے الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ۔

" ہذا ہو الأذان الصحیح لا یزاد فیہ وولا ینقص منہ والمفوضة لعنھم اللہ قد وضعوا أخبارا وزادوا فی الأذان محما وآل محمد خیر البریہ مرتین وفی بعض روایا تھم بعد أشھد أن محمد رسول اللہ ۔ أشھد أن علیا ولی اللہ مرتین ومنھم من روی بدل ذالک أشھد أہن علیا أمیر المؤمنین حق مرتین ولا شک فی أن علیا ولی اللہ وانہ أمیر المؤمنین حقا وأن محمد وآلہ صلوات اللہ علیھم خیر البریہ ولکن لیس ذالک فی أصل الأذان وإنما ذکرت ذالک لیعرف بہذہ الویادة المتھمون بالتقویض المدلسون أنفسھم

"فی جملتنا

یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں زیادتی کی جائے گی اور نہ کمی اور یمفوضہ فرقہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے بہت سی روایات گھڑیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ دو مرتبہ کہنے کیلئے بڑھائیے اور انکی بعض روایات میں" اشھد ان محمدا رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیہ ولی اللہ دو دفعہ ذکر کیا گیا۔ ان مفوضہ میں سے بعض نے ان الفاظ کی بجائے یہ افلاظ روایت کیے ہیں اشھد ان امیر المومنین حقا یہ بات یقینی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، اللہ کے ولی اور سچے امیر المؤمنین ہیں اور محمد و آل محمد خیر البریہ ہیں لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں۔ میں نے یہ الفاظ اس لئے ذکر کیے ہیں تاکہ ان کی وجہ سے ہو لوگ پہچانے جائیں جو مفوضہ ہونے کی اپنے اور تہمت لئے ہوئے ہیں۔ اس کے ابو جود اپنے اور آپ کے اہل تشیع میں شمار کرتے ہیں"۔ انتھی ابن بابویہ قمی شیعہ محدث کی اس صراحت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اشھد ان علیہا ولی اللہ وغیرہ کلمات اصل اذان کے کلمے نہیں بلکہ اس لعنتی فرقہ مفوضہ نے یہ گھڑے ہیں اور اذان میں داخل کر دیئے ہیں۔ ائمہ محدثین کے ہاں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ الفقیہ من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۸۸/ ا کے حاشیہ میں مفوضہ فرقے کی تشریح ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"فرقۃ ضالۃ یقالت بأن اللہ خلق محمدا و فوض الیہ خلق الدنیا فہو الخلاق و قیل لہ و ذالک الی علی علیہ السلام"

مفوضہ ایک گرماہ فرقہ ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ اس کے بعد دنیا کی پیدائش کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پسرد کر دیا لہٰذا آپ ہی خلاق (بہت زیادہ پیدا کرنے والے) ہوئے اور ان کے عقائد میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا"۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ مفوضہ ایک لعنتی فرقی ہے۔ اس نے یہ کلمات اذان میں بڑھائے ہیں۔ سنت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب لامبسوط ۹۹/ ا ط تہران لابی جعفر بن محمد حسن الطوسی میں لکھا ہے کہ:

فأما قول أسھد أن علیا أمیر المؤمنین وآل محمد خیر البریۃ علی ما ورد فی شواذ الأخبار فلیس بمعمول علیہ فی الأذان ولو فعلہ الإنسان یأثم بہ غیر أنہ لیس من فضیلۃ الأذان ولا کمال فصولہ

بہر حال اذان میں أشھد ان علینا امیر المؤمنین وال محمد خیر البریہ کہنا جیسا کہ شاذ روایات میں آیا ہے ان کے کہنے پر کوئی کاربند نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اذان میں یہ کلمات کہے تو وہ گناہگار ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ کلمات اذان کی فضیلت اور کمال میں سے نہیں ہیں"۔

اس طرح شیعہ مذہب کی معتبر کتاب اللمعۃ الدمشقیہ ۲۴۰/ ا پر لکھا ہے: "مذکورہ اذان (جو کہ اہل سنت کے مطابق ہے) یہی شرع میں منقول ہے۔ اس کے علاوہ زائد کلمات کا شروع طور پر درست سمجھنا جائز نہیں ہے خواہ وہ اذان کے اندر ہوں یا اقامت میں۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی گواہی کے الفاظ اور محمد و آل محمد کے خیر البریہ یا خیر البشر ہونے کے الفاظ ہیں۔ اگرچہ جو کچھ ان الفاظ میں کہا گیا ہے، وہ واقعی درست ہے (یعنی سدینا علی رضی اللہ عنہ کا ولی اللہ ہون اا ور محمد و آل محمد کا بہترین مخلوق ہوان) لیکن ہر وہ بات جو واقعتا درست اور حق ہو، اسے ایسی عبادات میں داخل کر لینا جو شرعی وظیفہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی حد بندی کی گئی ہو، جا ئز نہیں ہو جاتا ہے۔ لہٰذان کلمات کا اذان میں کہنا بدعت ہے اور ایک نئی شریعت بنانا ہے"۔

اسی طرح شیعہ کی کتاب فقہ امام جعفر صادق لمحمد جواد ۱۶۶/ ا ط ایران میں لکھا ہے:

واتفقوا جمیعا علی أن قول أشھد ان علیا ولی اللہ من فصول الأذان وأجزائہ وان أتی بنیۃ انہ من الأذان فقد أبدع فی الدین وأدخل فیہ ما ہو خارج عنہ

تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اشھد ان علیا ولی اللہ کلما اذان اور اس کے اجزاء میں سے نہیں ہے اور اس پر بھی کہ جو شخص ان الفاظ کو اس نیت سے کہتا ہے کہ یہ بھی اذان میں شامل ہیں تو اس نے دین میں بکالی اور وہ بات دین میں داخل کر دی جو اس سے خارج تھی"۔

اس طرح شیعہ محدث و مفسر شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی نے اپنے فتاوی النھایہ فی مجرد النفقہ والفتاوی ص ۶۹ ط قم ایران میں لکھا ہے:

"واما ما روی فی شواذ الأخبار من قول أشھد أن علیا ولی اللہ وآل محمد خیر البریۃ فمما لا یعمل علیہ فی الأذان والإقامۃ فمن عمل بہا کان مخطئا"

"شاذ روایات میں یہ "قول اشھادان علیا ولی اللہ آل محمد خیر البریۃ" جو مروی ہے، یہ ان کلمات میں سے ہے جن پر اذان اور اقامت میں عمل نہیں کیا جاتا جس شخص نے اس پر عمل کیا وہ غلطی پر ہے"۔

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ اذان کے کلمات شعائر اسلام میں سے ہیں اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے ہیں۔ کسی شخص کو ان میں نہ اضافہ کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کمی کی۔ جو شخص اذان میں اضافہ یا کمی کرتا ہے، وہ بدعتی ہے اور موجب لعنت ہے۔ فقہ جعفریہ کی امہات الکتب میں بھی یہی اذان جو اہل سنت کے ہاں مشروع ہے، نقل کی گئی ہے سوائے حی اعلی خیر العمل کے اور فقہ جعفریہ کی رو سے "اشھد ان علیا ولی اللہ" کے کلمان کا اذان میں درج کرنا گناہ ہے اور بدعت ہے بلکہ یہ الفاظ لعنتی فرقہ مفوضہ میں گھڑے ہیں اور اذان میں داخل کر دیئے ہیں حالانکہ یہ کلمات اذا ننہین ہیں۔ ہم دعوے کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں کہ سیدنا علی رض اللہ عن، سیدنا حسن رض اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، علی زین العابدین وغیرہ جو شیعہ کے ہاں ائمہ اہل بیت، معصوم عن الخطاء شمار ہوتے ہیں۔ ان سے صحیح سند کے ساتھ تو کیا ضعیف سند کے ساتھ بھی ان کلمات کا اذان میں کہنا درست ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ سیدنا علی رض اللہ عنہ کے زمانے میں بھی نماز کیلئے اذان دی جاتی تھی تو کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اذان میں کہلوائے تھے۔ بعض لوگ کہتے کہ جو لوگ اذان میں کلمات نہیں کہتے، ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے اگر محبت کی یہ علامت ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو، اس کا نام اذان میں لیا جائے تو حضرات کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی تمام الواد، اسی طرح ان کے مزعومہ بارہ امام اور ان کے اولاد کا نام بھی اذان میں لینا چاہیئے۔ تاکہ کھل کر محبت کا اظہار ہو اور اگر اس طرح اذان شروع کر دی جائے تو ہو سکتا ہے ۲۴ گھنٹے میں اذان بھی مکمل نہ ہو اور نماز کا وقت ہی نہ ملے۔ اور شیعہ مجتدین سے صراحت کے ساتھ نقال کر دیا ہے جو بات امر واقع میں درست ثابت ہو، اس کو اذان میں اپنی طرف سے داخل کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اذان کے کلمات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منتقل ہیں اور متعین ہیں۔ ان میں اضافہ کرنا اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سنت نبوت پر عمل کی حماقت توفیق عنایت فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ